تبصرہ کتب

ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر' سرور کونین ﷺ کی مہک بلوچستان میں' مطبوعہ : سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ) کوئٹہ' ۴۵۸ ص ص۔

ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر نے اس سے قبل سیرت النبی ﷺ اور بلوچستان کے دینی و روحانی پہلوؤں پر دو کتابیں "نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں" اور "سیرت پاک ﷺ کی خوشبو" شائع کرا چکے ہیں۔ اسی طرح بلوچستان کا دنیائے عرفان تصوف سے رابطہ ظاہر کرنے کے لئے وہ "تذکرہ صوفیائے بلوچستان" اور "بلوچستان میں تحریک تصوف" بھی تالیف کر چکے ہیں۔ زیر نظر تالیف ڈاکٹر صاحب کے بلوچستان میں اسلامی اور روحانی افکار پر ایک خوبصورت اور گرانقدر اضافہ ہے۔ سیرت النبی ﷺ پر شائع ہونے والی تصانیف میں اس کتاب کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں بتایا گیا ہے کہ بلوچستان کے مختلف حلقوں میں بالخصوص اور اس کے معاشرہ میں بالعموم افکار و تعلیمات و عشق محمدی ﷺ کا نفوذ کس حد تک ہوا ہے اور اس معنوی باغ میں اگنے والے پھول کس کس زیبا و حسن رنگ میں اور کہاں کہاں کھلے ہیں اور ان کی آبیاری کن خوش بخت دائروں میں مشیت ایزدی سے ہو رہی ہے۔ زیر نظر کتاب کا دیباچہ "حرف نیاز" بڑی اہمیت کا حامل ہے جو ۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں ۲۸ھ سے عصر حاضر تک کا بلوچستان میں اسلامی و روحانی افکار پھلنے پھولنے کا تاریخی جائزہ نہایت اختصار سے کیا گیا ہے۔گویا بلوچستان میں روحانی نفوذ کا چودہ سو سالہ تاریخی تذکرہ ہے۔

مذکورہ تالیف میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے افراد کی محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے عقیدت و اطاعت کے جذبات قلمبند ہوئے ہیں۔ آخر کیوں نہ ہو یہی تو وہ مقدس رخ مبارک ہے جس پر تمام علماء و فقیہہ و اہل کلام متفق ہیں اور نیاز آگین ہو کر سر اطاعت خم کر لیتے ہیں۔

اس تالیف میں بتایا گیا ہے کہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے مشائخ' علماء' دانشوروں' شاعروں اور ادیبوں نے حضور ﷺ کی تعلیمات سے استفادہ کر کے معاشرہ کو کیا تعلیم دی اور یہ سلسلہ تعلیم آج کل کس انداز میں جاری ہے اور ان مختلف مقامات کے حامل اکابرین و اسلاف نے بلوچستان

میں عقیدت و عشق کے جذبات کا اظہار کن الفاظ میں کیا ہے۔

بلوچستان کی علاقائی زبانوں براھوی اور پشتو میں جو سیرت و اخلاق محمدی ﷺ سے متعلق گراں بہا آثار' ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر نے جمع کیے ہیں' تاریخی نقطہ نظر سے بارہویں صدی ہجری سے ان کا تعلق شروع ہوتا ہے اور ان میں بعض کتابوں کے نام بالکل ہی نئی دریافت معلوم ہوتے ہیں۔ پھر ہر کتاب کا چند سطور میں خلاصہ بھی پیش کیا گیا ہے جو اہل تحقیق کے لئے ممد ثابت ہو گا۔ بلوچی زبان کا ادب چونکہ اکثر و بیشتر سینہ بہ سینہ آ کر جمع ہوا ہے اس لئے اسکی بیشتر تصانیف بھی موجودہ دور سے متعلق ہیں تاہم جن آثار کا ڈاکٹر صاحب حوالہ دیتے ہیں اس کے مطابق بلوچی میں حضرت نبی کریم ﷺ کی شان میں عشق و عقیدت کے افکار تو نویں صدی ہجری کے متعلق کیے گئے آثار سے جا ملتے ہیں۔ فارسی زبان میں لکھے گئے بلوچستان میں یہ عقیدت کے موتی بھی بارہویں صدی ہجری کے زمانہ سے ڈاکٹر صاحب نے جمع کر کے پیش کیے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے خود ہی تذکرہ صوفیائے بلوچستان میں سیرت و عشق محمدی ﷺ سے مملو روحانی شخصیت اور اولیاء اللہ سلطان حمید الدین حاکم قریشی ھنکاری مکرانی" کا ذکر کیا ہے جن کا زمانہ ۵۷۰ھ ـ ۷۳۷ھ کا ہے اور ان کا عارفانہ کلام فارسی میں دیوان حاکم کے نام سے موجود ہے۔ رابعہ خضداری کے کلام میں بھی عرفان و عشق موجود ہے جو چوتھی صدی ہجری کی دردمند مومنہ تھیں۔ اس لحاظ سے بلوچستان میں فارسی میں حاصل ہونے والا آثار و کلام سیرت و عشق محمدی ﷺ سے نسبت پانے والا تیسری' چوتھی صدی ہجری سے جا ملتا ہے۔

اردو زبان میں نعت گوئی اور سیرت پاک ﷺ سے متعلق تصانیف کا شمار تیرھویں' چودھویں صدی ہجری سے باکثرت حاصل ہوتا ہے جس کا سلسلہ موجودہ ایام میں کافی وسیع نظر آتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس ضمن میں کئی انجمنوں' مدارس' مجلوں اور سوسائٹیوں کا بھی ذکر کیا ہے جو سیرت و اخلاق کے ضمن میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

یونیورسٹیوں میں بلوچی' براھوی' پشتو اور فارسی کے شعبوں میں تدریس و تحقیقی مقاصد کے لئے بھی یہ کتاب اہمیت رکھتی ہے۔

ڈاکٹر سلطان الطاف علی